دار التصنیف والتألیف امیریه

خمسه

بر غزل

محمد امیر احمد محبوب (محمود آباد)

از

سید کلب احمد مانی (جائسی)

مطبعۂ قیمه - بمبئی
(مالکان: شرف الدین الکتبی واولاده)
۱۳۵۷ھ - ۱۹۳۸ء

دار التصنیف والتألیف امیریہ

خمسہ

بر غزل

محمد امیر احمد محبوب (محمود آباد)

از

سید کلب احمد مانی (جائسی)

مطبعۂ قیمہ - بمبئی
(مالکان: شرف الدین الکتبی واولادہ)
۱۳۵۷ھ - ۱۹۳۸ء

عبد الصمد شرف الدین نے مطبعہ قیمہ ، ۲۳۲ بھنڈی بازار ، بمبئی نمبر ۳ ، میں طبع کیا
اور دار التصنیف والتألیف امیریہ ، محمودآباد هاؤس ، قیصر باغ ، لکھنؤ ، نے شائع کیا .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱

سکوتِ خاکِ دل اک سعیِ لاحاصل نہ بن جائے

یہ ضبطِ بیقراری کوششِ باطل نہ بن جائے

نیا آئینۂ بیداد اے قاتل نہ بن جائے

تڑپ کر یادگارِ حسرتِ بسمل نہ بن جائے

نظر کر یوں نہ ذرّے پر، کہیں یہ دل نہ بن جائے

۲

غنیمت ہے کہ رحم آیا تمہیں اربابِ الفت پر
فدا ہو جان مشتاقوں کی اس لطف و عنایت پر
مگر احسان ہی کرنا ہے جب اہلِ محبت پر
کرو کیوں منحصر دیدار فردائے قیامت پر
جو آساں آج یہ ہے کل کہیں مشکل نہ بن جائے

۳

نہ ٹھہرے دل تو ندی آنسوؤں کی ہے، کہ بہتی ہے
ذرا دم لے، تو جانِ زار کربِ موت سہتی ہے
عجب اک کشمکش راہِ غمِ الفت میں رہتی ہے
سفر ہے دور کا اور ناتوانی مجھ سے کہتی ہے
جہاں تو تھک کے بیٹھا ہے یہی منزل نہ بن جائے

٤

همیشه اک نہ اک سازِ خلش دل کو میسّر تھا
کبھی خارِ تمنّا تھا کبھی حسرت کا نشتر تھا
مری بے تابیوں کا رنج، بیجا تھا جو گھر گھر تھا
سکوں ملتا تو لطفِ زندگی کھوتا یہی ڈر تھا
کہ موجِ اضطرابِ دل کہیں ساحل نہ بن جائے

۵

ابھی بے ہوش کر رکھا تھا میرے دلکو حیرت نے

ابھی سیری نہ حاصل کی تھی نظارے کی حسرت نے

جگایا خواب سے گویا مجھے شورِ قیامت نے

یہ کہہ کر پھیر لی مجھ سے نظر اس بے مروت نے

نگاہِ ناز تیری آرزوئے دل نہ بن جائے

۶

یہ مانا ہم نے تو مہجور بھی ہے بے نوا بھی ہے

غمِ فرقت سے تیرے دل میں دردِ جاں گزا بھی ہے

مگر الفت میں آخر کوئی شے پاسِ وفا بھی ہے

سنبھل اے قیس جذبِ عشق کی کچھ انتہا بھی ہے

یہ غم لیلی نہ بن جائے، یہ دل محمل نہ بن جائے

۷

اُٹھائی ، تربتِ مجنوں پہ دھر دی خاکِ دل میری

اُڑائی ، دیدۂ آہو میں بھر دی خاکِ دل میری

لٹانے کو ھوا کے دوش پر ، دی خاکِ دل میری

جلا کر حسن نے برباد کر دی خاکِ دل میری

یہ ڈر تھا بجھ کے بھی شمعِ سرِ منزل نہ بن جائے

۸

یہ اندیشہ تھا ہر ہر سانس میں پھوٹے مقدر سے
نہ کُھل جائیں لبِ شیون نہ آنکھوں سے لہو برسے
مگر دنیائے غم حیراں ہے ظرفِ قلبِ مضطر سے
خوشی میں گزاری زندگیؔ عشق اس ڈر سے
کہ دودِ آہِ مجنوں پردۂ محمل نہ بن جائے

۹

یقیناً ہے ثبوتِ عشقِ کامل ضبط اشکوں کا

کہ ہے مانی وفاداری کا حاصل ضبط اشکوں کا

مگر پیدا نہ کر دے تازہ مشکل ضبط اشکوں کا

نہ ہو محبوب داغِ دامنِ دل ضبط اشکوں کا

ستارہ زخم کا بڑھکر مہِ کامل نہ بن جائے